اعلیٰ حضرت اور
عِلمِ حدیث

30-September-2021

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

30 ستمبر 2021ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

اعلیٰ حضرت اور عِلْمِ حدیث

(مع مکتوبِ عطار)

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...کشتی کنارے کیسے لگی...؟(کرامتِ اعلیٰ حضرت)
- ...اعلیٰ حضرت اور عِلْمِ حدیث میں علمی وفَنّی مہارت
- ...احادیث پڑھنے، یاد کرنے میں اعلیٰ حضرت کا انداز
- ...فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کامل یقین

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف کا معنی ہے: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیت کی۔ جب بھی مَسْجِد میں حاضِری ہو، ہر بار یاد کر کے عربی، اردو یا کسی بھی زبان میں اعتکاف کی نیت کر لینی چاہیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے جب تک مسجد میں رہیں گے، نفل اعتکاف کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ شرعاً جائِز نہیں، اعتکاف کی نیت کر لیں گے تو یہ کام بھی جائِز ہو جائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دُرودِ پاک کی فضیلت

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا، جب تک میرا نام اس میں رہے گا، فرشتے اس کے لئے بخشش کی دُعا کرتے رہیں گے۔ [1]

عجب کرم ہے کہ خود مُجرِموں کے حامی گناہگاروں کی بخشش کرانے آئے ہیں
وہ پرچہ جس میں لکھا تھا درود اس نے کبھی یہ اس سے نیکیاں اس کی بڑھانے آئے ہیں [2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...معجم اَوْسط، جلد: 1، صفحہ: 497، حدیث: 1835۔
2 ...سامانِ بخشش، صفحہ: 93-94 ملتقطاً۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت اَفْضَل عَمَل ہے۔ [1]

اے عاشقانِ رسول! سچی نیت بخشش کا ذریعہ ہے۔ ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے! بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ❀ اللہ پاک کی رضا کے لئے توجہ سے پورا بیان سُنوں گا ❀ جو سُنوں گا اس پر عمل کی کوشش کروں گا ❀ جتنا یاد رہا، دوسروں تک پہنچاؤں گا ❀ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام مبارک سن کر درودِ پاک پڑھوں گا۔

اچّھی اچّھی نیّتوں کا، ہو خدا جذبہ عطا | بندۂ مُخلِص بنا، کر عفو میری ہر خطا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کشتی کِنَارے کیسے لگی...؟ (کراماتِ اعلیٰ حضرت)

صَدْرُالشَّرِیْعَہ مفتی محمد اَمْجَد علی اَعظمی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ جو بہارِ شریعت کے مُصَنِّف ہیں، ان کا بیان ہے کہ ایک روز ہم بارگاہِ اعلیٰ حضرت میں حاضِر تھے اور اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ سے حدیثِ پاک کا دَرْس لے رہے تھے۔

سُبْحٰنَ اللہ! کیسا علمی، ذوق و شوق والا، عشقِ رسول والا ماحول ہو گا کہ دَرْسِ حدیث دینے والے **اعلیٰ حضرت اِمامِ اہلسنت** رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ ہیں اور دَرْس سننے والے کون ہیں؟ ماہِرِ عالِمِ دِین مفتی اَمْجد علی اعظمی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ اور آپ کے دیگر رُفقاء۔ سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عادتِ کریمہ تھی کہ آپ حدیث شریف پڑھاتے وقت کسی جانب توجہ نہیں

---

[1] ...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

فرماتے تھے، پُوری تَوَجُّہ کے ساتھ، باوُضو، باادب بیٹھ کر، حدیثِ پاک کی اہمیت دِل میں رکھ کر لگن اور شوق کے ساتھ حدیثِ پاک پڑھایا کرتے تھے۔ مفتی اَمجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: آج (جب ہم اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے درسِ حدیث لے رہے تھے، بڑا عجیب مُعَاملہ ہوا؛) اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ خِلافِ عادَت درسِ حدیث کے دوران مَسْنَد شریف سے اُٹھے اور کہیں تشریف لے گئے، 15 منٹ کے بعد واپس تشریف لائے تو چہرے پر پریشانی کے آثار تھے، یُوں لگ رہا تھا جیسے کسی گہری سوچ میں ہیں۔ مزید حیرت کی بات یہ تھی کہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاتھ مبارک اور آستین (یعنی بازُو) پانی سے تَر تھے، مجھے (یعنی مفتی امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو) فرمایا: دوسرا خشک کرتہ لے آیئے!

صَدْرُ الشَّرِیْعَہ مفتی امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اندر ہی اندر حیران تو ہو رہے تھے کہ آخِر ماجرا کیا ہے؟ مگر ظاہِر ہے اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت ہیں، صَدْرُ الشَّرِیْعَہ کے استاد بھی ہیں، صَدْرُ الشَّرِیْعَہ کے پیر بھی ہیں، صَدْرُ الشَّرِیْعَہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا کمال ادب کیا کرتے تھے، اس لئے پوچھنے کی ہمت نہ ہوئی۔ بہر حال! آپ جلدی سے گئے، خشک کرتہ لاکر حاضِر کیا، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کرتہ پہنا اور دوبارہ حدیثِ پاک پڑھانی شروع کر دی۔

صَدْرُ الشَّرِیْعَہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ عجیب بات مجھے اندر ہی اندر کھٹک رہی تھی، چُنَانچہ میں نے وہ دِن، تاریخ اور وقت لکھ لیا۔ اس واقعہ کے ٹھیک 11 دِن بعد کچھ لوگ آئے، اُن کے پاس تحفے تحائف تھے، وہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوئے، تحائف پیش کئے، کچھ دیر خِدمت میں حاضِر رہے، پھر واپس چلے گئے۔ جب وہ لوگ واپس جانے لگے تو میں نے اُن سے حال اَحوال پوچھا، کہاں سے آئے ہیں؟ کیسے

آئے تھے؟ کیا کام تھا؟ وغیرہ یُوں اُن سے سُوال کئے تو انہوں نے بتایا: فُلاں تاریخ کو ہم کشتی میں سُوار تھے، اچانک تیز ہوا چلنے لگی، جس سے دریا کی لہروں میں تیزی آئی، ہماری کشتی ہچکولے لینے لگی، قریب تھا کہ کشتی اُلٹ جاتی اور ہم ڈُوب کر ہلاک ہو جاتے، اسی وقت ہم نے دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھا دیئے، اللہ پاک کی بارگاہ میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِعَلَیْہ کے وسیلے سے دُعا کی: یااللہ پاک! اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحمۃُاللہِعَلَیْہ کا صَدقہ ہمیں طُوفان سے نجات عطا فرما۔ اس کے ساتھ ہی ہم نے مَنّت بھی مانی۔

بَس دُعا مانگنے کی دیر تھی، ہم پر کرم ہو گیا، اچانک ایک شخص نمودار ہوا، اُس نے کشتی کو پکڑا اور کھینچ کر کنارے پر پہنچا دیا۔ الحمد للہ! اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِعَلَیْہ کے وسیلے سے اللہ پاک نے ہمیں ڈُوبنے سے بچا لیا۔ وہ جو ہم نے مَنّت مانی تھی، آج وہی مَنّت پُوری کرنے کے لئے حاضِر ہوئے تھے۔ [1]

تیرا اُونچا مرتبہ ہے اے امام احمد رضا
مصطفےٰ کی تُو عطا ہے اے امام احمد رضا

کیوں کریں نہ ذِکر تیرا حشر تک پیارے بھلا؟
تُو تَو رحمت کی رِضا ہے اے امام احمد رضا

سُنّیوں کو خوف کیونکر ہو بھلا مَنجدھار سے
جبکہ تُو ہی ناخُدا ہے اے امام احمد رضا

وضاحت: مَنجدھار یعنی دریا کا درمیان جہاں پانی بہت تیز اور گہرا ہوتا ہے اور ناخُدا کا معنی ہے: کشتی چلانے والا۔ شعر کا مطلب یہ ہے کہ اے ہمارے پیارے اِمام، اِمام احمد رضان خان رَحمۃُاللہِعَلَیْہ! ہم عاشِقانِ رسول کو دریا میں ڈُوب جانے کا خطرہ بھلا کیسے ہو سکتا ہے؟ کہ ہماری کشتی کی نگہبانی آپ جیسے عَظِیمُ الشّان راہنما فرما رہے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 …حیاتِ اعلیٰ حضرت، جلد: 3، صفحہ: 255۔

پیارے اسلامی بھائیو! 25 صَفَرُ المُظَفَّر کی آمد آمد ہے، عاشِقوں کے اِمام، عاشِقوں کی آن، بان، شان، عاشِقانِ رسول کی پہچان، اعلیٰ حضرت اِمامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کا یومِ عُرس تشریف لانے والا ہے۔ الحمد للہ! دُنیا بھر میں عاشِقانِ رسول ذوق شوق سے، دُھوم دھام سے اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کا عرسِ پاک مناتے ہیں۔

حاضِری احمد رضا کے دَر کی جا کیجئے! | عاشقو! خوشیاں دِلانے عُرسِ رضوی آ گیا
عاشقانِ مصطفےٰ تم ناز قسمت پر کرو | بختِ خوابیدہ جگانے عُرسِ رضوی آ گیا

وضاحت: **بختِ خَوابِیدہ:** یعنی سوئی ہوئی قسمت، بدنصیبی۔

آج ہم اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ذِکرِ اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کرنے سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ آج بیان کا موضوع ہے: **اعلیٰ حضرت اور عِلْمِ حدیث**۔

حَدِیث کسے کہتے ہیں...؟

بنیادی طَور پر ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زبان سے ادا ہونے والے الفاظ کو، رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاکیزہ افعال اور مبارک اَحْوال کو **حدیث** کہتے ہیں۔ البتہ بعض دفعہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور تابِعِین (یعنی حالتِ ایمان میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی صُحبت پانے والے خوش نصیبوں) کے فرامین کو بھی حدیث کہہ دیا جاتا ہے۔ حدیثِ پاک کا باقاعِدہ عِلْم ہے، اسے سیکھا جاتا ہے، مدرسوں میں پڑھا جاتا ہے، پڑھایا جاتا ہے، ہمارے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کو اَحادیث پڑھنے کا کتنا شوق تھا؟ آپ اَحادیث سمجھنے، احادیث سے مَسَائل نکالنے میں کتنی مہارت رکھتے تھے؟ پھر اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ دوسروں تک اَحادیث

پہنچانے کا کیسا ذوق و شوق رکھتے تھے؟ اس بارے میں آج ہم کچھ مدنی پھول سننے اور سمجھنے کی سَعادت حاصِل کریں گے۔

عِلْمِ حدیث کے متعلق ایک وضاحت

اَصل مَوضُوع پر گفتگو سے پہلے یہ مدنی پھول اپنے دِل کے مدنی گلدستے میں سجا لیجئے کہ ❁ دِینی عُلُوم میں قرآنِ کریم کے بعد سب سے بڑا، سب سے اَہَم اور سب سے اَفْضَل عِلم **عِلْمِ حدیث** ہے، جو عالِمِ دِین ہے، جو مفتی ہے، جو اسلام کے متعلق کسی قسم کی تحقیق کرنا چاہتا ہے، اس کے لئے لازِم اور ضروری ہے کہ وہ قرآنِ کریم کا بھی عِلْم رکھتا ہو اور کسی ماہِر عاشِقِ رَسُول عالِمِ دِین سے باقاعِدہ حدیثِ پاک کا بھی عِلْم حاصِل کر چکا ہو ❁ اللہ پاک نے ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ شان عطا فرمائی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زبان سے نکلا ہوا ایک ایک حرف، ایک ایک لفظ، ایک ایک جملہ عِلْم و حکمت کا گہرا سمندر ہے۔ زبانِ مصطفےٰ وہ مبارک زبان ہے کہ اس زبان سے جو کچھ ادا ہوتا ہے، وہ صِرف حق، حق اور حق ہی ہوتا ہے، حق کے سِوا اِس مبارک زبان سے کبھی کچھ ادا نہیں ہوتا۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىؕ(۳) اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰىۙ(۴) (پارہ27، سورۃ النجم:3تا4)	ترجمہ: اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کہتے وہ وحی ہی ہوتی ہے جو انہیں کی جاتی ہے

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خُدا   چشمۂ عِلْم و حکمت پہ لاکھوں سلام[1]

وضاحت: یعنی وہ پاکیزہ اور مبارک منہ جس سے نکلنے والی ہر بات وَحی ہوتی ہے، عِلْم و حکمت کے اس

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:302۔

چشمے پر لاکھوں سلام ہوں۔

❁عاشِقانِ رسول عُلَمائے کرام عِلمِ حدیث سیکھنے میں ایک عشق کا پہلو بھی ملحوظ رکھتے ہیں، وہ یہ کہ حدیثِ پاک ہمارے محبوب آقا، سرورِ انبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زبان سے نکلے ہوئے الفاظ ہیں، یہ وہ الفاظ ہیں جن میں دَہَنِ مصطفےٰ کی مہک ہے، یہ وہ الفاظ ہیں جن میں زبانِ مصطفےٰ کی چاشنی بسی ہوئی ہے، یہ وہ الفاظ ہیں جو ہمیں جانِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اندازِ گفتگو کی یاد دلاتے ہیں۔

لٰہذا عاشِقانِ رسول عُلَمائے کرام اپنے سینے کو یادِ مصطفےٰ سے آباد کرنے کے لئے، عِشقِ رسول میں اضافے کے لئے شوق و ذَوق کے ساتھ عِلمِ حدیث سیکھتے بھی تھے اور اسے آگے پھیلایا بھی کرتے تھے۔

اس تعلق سے جب ہم اعلیٰ حضرت اِمامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شخصیت کو دیکھتے ہیں تو اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ماہِر تَرِین مفتی بھی ہیں، بےمثال عالِمِ دین بھی ہیں اور آپ صِرف عاشِقِ رسول نہیں بلکہ عاشِقانِ رسول کے امام ہیں، اس لئے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا **اعلیٰ حضرت** ہونا ہی اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ آپ عِلمِ حدیث میں کمال مہارت رکھنے والے ہوں۔ چنانچہ جب ہم سیرتِ اعلیٰ حضرت پڑھتے ہیں تو اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ واقعی حدیث کے ماہِر عالِم نظر آتے ہیں۔

عِلم کا چشمہ ہوا ہے مَوجزن تحریر میں
جب قلم تُو نے اٹھایا اے امام احمد رضا

حَشر تک جاری رہے گا فیض مُرشد آپ کا
فیض کا دریا بہایا اے امام احمد رضا

اے امامِ اہلسنت نائبِ شاہِ اُمَم
کیجئے ہم پر بھی سایہ اے امام احمد رضا[1]

1...وسائلِ بخشش، صفحہ:525۔

سیرتِ اعلیٰ حضرت اور عِلْمِ حدیث کے تین پہلو

اگر ہم اس موضوع پر غور کریں کہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ عِلْمِ حدیث میں کیسی مہارت رکھتے تھے تو بنیادی طور پر سیرتِ اعلیٰ حضرت کے 3 پہلو ہمارے سامنے آتے ہیں:

(1): علمی اور فنّی اعتبار سے اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کو عِلْمِ حدیث میں کیسی مہارت تھی؟ یعنی حدیثِ پاک کے جو درجات ہیں، حدیثِ پاک کی مختلف اَقْسام عُلَمائے کرام نے مقرر کی ہیں، ان درجات اور اقسام کو سمجھنے میں، حدیثِ پاک کا معنیٰ اور مفہوم سمجھنے میں، حدیثِ پاک سے عِلْم کی باتیں نکالنے میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کو کیسی مہارت تھی؟ (2): احادیث پڑھنے میں، احادیث یاد کرنے، یاد رکھنے اور دوسروں تک پہنچانے میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کا انداز کیا تھا؟ (3): اور تیسرا پہلو یہ کہ اپنے آقا و مولیٰ، مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی احادیث پر عمل کرنے میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کا انداز کیسا تھا؟ آیئے! ان تینوں پہلوؤں کو سامنے رکھ کر اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کی سیرتِ پاک سنتے ہیں۔

(1): عِلْمِ حدیث میں علمی وفنّی مہارت

وہ عُلَمائے کرام جنہوں نے باقاعِدہ عِلْمِ حدیث کو سیکھا، اَحادِیث کو سمجھا، یاد کیا اور اس میں مہارت حاصِل کی، ان عُلَمائے کرام کے مختلف طبقات اور درجے ہیں، کسی کو **مُحَدِّث** کہا جاتا ہے، کسی کو **حافِظُ الحدیث** کہتے ہیں، کسی کو **حُجَّت** کہا جاتا ہے، کوئی **شَیخُ الحدیث** ہوتے ہیں۔ اسی طرح عُلَمائے کرام کا ایک درجہ ہے: اَمِیرُ الْمُؤْمِنِین فِی الْحَدِیث۔ عِلْمِ حدیث کا وہ عالِم جو اپنے زمانے کے تمام عُلَمائے کرام میں سب سے زیادہ حدیثِ پاک کا ماہِر ہو، اسے اَمِیرُ المؤمِنِین فِی الْحَدِیث کہا جاتا ہے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! ہمارے آقا، اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت

رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ جس طرح اپنے زمانے کے سب سے بڑی مفتی ہیں، سب سے بڑے مُفَسِّر ہیں، بلند رُتبہ صُوفی ہیں، اعلیٰ درجے کے سائنس دان ہیں، زبردست ریاضی دان ہیں، اسی طرح عِلْمِ حدیث کے مُعَاملے میں آپ اَمِیْرُ الْمُؤمنین فِی الْحَدِیث ہیں۔

مُحَدِّث وَصِی احمد سُورتی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کا فرمان

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کے دَوْر مبارک کے ایک بہت بڑے مُحَدِّث ہیں: عَلَّامہ وَصِی احمد سُورتی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ۔ یہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کے دوست بھی تھے، وَصِی احمد سُورتی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ نے 40 سال حدیثِ پاک کی خِدمت کی اور حدیثِ پاک کی سب سے معتبر کتاب **بخاری شریف** ان کو زبانی یاد تھی، اتنے پائے کے مُحَدِّث تھے۔

مُحَدِّث وَصِی احمد سُورتی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کے ایک شاگرد ہیں: سید محمد اشرفی میاں جیلانی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ۔ یہ خود بھی بعد میں بہت بڑے مُحَدِّث بنے اور **مُحَدِّث اعظم ہند** کہلائے۔

ایک بار مُحَدِّثِ اعظم ہند سید محمد اشرفی میاں رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ اپنے استاذِ محترم مُحَدِّث وَصِی احمد سُورتی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کی خِدمت میں حاضِر تھے، انہوں نے سُوال پوچھا: عالی جاہ! آپ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کا ذِکْر بہت کَثْرت سے کرتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ شاگرد کا یہ سُوال سُن کر مُحَدِّث وَصِی احمد سُورتی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کی **آنکھوں میں آنسو آگئے** اور جوشِ عقیدت میں تڑپ کر فرمایا: میں اور میرا خاندان الحمد للہ! پہلے سے مسلمان ہیں مگر جب سے میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ سے ملنے لگا ہوں، مجھے ایمان کی حَلَاوت (یعنی مٹھاس) مل گئی ہے، بَس جن کے صدقے سے ایمان کی حَلَاوت نصیب ہوئی ہے، ان کی یاد سے اپنے دِل کو تسکین دیتا رہتا ہوں۔

سُبْحٰنَ اللہ! مُحَدِّث وَصی احمد سُورتی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه کی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه سے عقیدت دیکھئے اور آپ کے الفاظ پر ذرا غور کیجئے! وقت کا ایک بہت بڑا عالم، جنہوں نے 40 سال عِلْمِ حدیث کی خِدمت کی ہے، جنہیں ہزاروں احادیث زبانی یاد ہیں، وہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه کے متعلق فرمارہے ہیں کہ **مجھے ایمان کی حلاوت (یعنی مٹھاس) اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه کی صحبت سے نصیب ہوئی ہے، لٰہٰذا میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه کے ذِکْر سے اپنے دِل کو تسکین دیتاہوں۔**

مُحَدِّث اعظم ہند سید محمد اشرفی میاں رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: استادِ محترم مُحَدِّث وَصی احمد سُورتی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه کا یہ ایمان افروز جواب سُن کر میں نے عرض کیا: عالی جاہ! کیا اعلیٰ حضرت عِلْمِ حدیث میں آپ کے برابر ہیں؟ مُحَدِّث وَصی احمد سُورتی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه نے بَرجَستہ فرمایا: ہر گز نہیں۔ پھر فرمایا: شہزادے! آپ کچھ سمجھے کہ میرے **ہر گز نہیں** کہنے کا کیا مطلب ہے؟ سُنئے! اعلیٰ حضرت اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن فِی الْحَدِیْث ہیں، اگر میں سالہا سال اعلیٰ حضرت سے عِلْمِ حدیث سیکھتا رہوں، ان کی شاگردی اختیار کروں، تب بھی میں ان کے قدموں کے برابر نہیں پہنچ سکوں گا۔[1]

تُو مُحَدِّث تُو مُحَقِّق تُو مُجَدِّد لا جواب | اہلسنت کی اماں اے کُشتۂِ عِشْقِ رسول

وضاحت: اے ہمارے اعلیٰ حضرت! اے بلند رُتبہ عاشِقِ رسول! آپ مُحَدِّث بھی ہیں، آپ مُحقق بھی ہیں، آپ لاجواب مُجَدِّد بھی ہیں اور آپ ہی کے در پر اہلسنت کو پناہ نصیب ہوئی۔

---

1 ...ماہنامہ المیزان بمبئی، صفحہ: 247۔

ماہِرِینِ عِلْمِ حدیث کے لئے اجازتِ سَنَد

عِلْمِ حدیث کا ایک قاعِدَہ ہے کہ مُحَدِّثِیْن کرام اپنے شاگردوں کو یا جن کو حدیثِ پاک بیان کریں، اُن کو سَنَدِ حدیث کی اجازت دیتے ہیں اور یہ اُصُول ہے کہ جس کو یہ اجازت حاصِل نہ ہو، وہ اُس حدیثِ پاک کو اپنی سَنَد سے بیان نہیں کر سکتا۔ یہ ایک اُصُول کی بات ہے اور اس اُصُول کی تفصیلات ہیں، جنہیں عُلَمائے کرام ہی بہتر سمجھتے ہیں۔

دوسرے حج کے موقع پر جب اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ مکہ مکرمہ حاضِر ہوئے تو آپ جانتے ہیں کہ حج کے موقع پر دُنیا کے کونے کونے سے مسلمان آتے ہیں، عُلَمائے کرام کا بھی ایک بڑا اِجتماع ہوتا ہے۔ جب اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ حج کے لئے گئے، اس وقت بھی مِصر سے، شام سے اور کئی ملکوں سے عُلَمائے کرام حج کے لئے آئے ہوئے تھے۔

الحمد للہ! اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کو اللہ پاک نے شُہرت عطا فرمائی ہے، جب ان عُلَمائے کرام کو پتا چلا کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ تشریف لائے ہوئے ہیں تو یہ عُلَمائے کرام جُوق در جُوق اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں حاضِر ہونے لگے، ان میں کئی عُلَما تھے جنہوں نے اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ سے عِلْمِ دِیْن کے بعض مشکل مسائِل سمجھے، کئی وہ تھے جنہوں نے بعض عُلُوم حاصِل کئے اور اُس وقت کے بڑے بڑے مُحَدِّثِیْن کی ایک تعداد تھی جنہوں نے اس موقع پر باقاعِدہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ سے سندِ حدیث کی اجازتیں بھی حاصِل کیں۔

اے عاشقانِ رسول! اندازہ کیجئے! عَرَب کے بڑے بڑے عُلَما، مُحَدِّثین اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ سے سند حدیث کی اجازتیں حاصِل کر رہے ہیں، گویا یہ بڑے بڑے مُحَدِّثین

زبانِ حال سے یہ اعلان کر رہے تھے کہ آج کے دَور میں وہ عَظِیم ہستی جنہیں اَمِیرُ الْمُؤْمِنِین فِی الْحَدِیْث کا لقب دیا جاسکتا ہے، وہ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه ہیں۔

حَرَم والوں نے مانا تم کو اپنا قبلہ و کعبہ | جو قبلہ اہلِ قبلہ کا ہے وہ قبلہ نُما تم ہو

وضاحت: "قبلہ نُما" یعنی قبلے کی سَمت(**Direction**) معلوم کرنے کا آلہ۔ اسے کمپاس (**Compass**) بھی کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اے ہمارے آقا اعلیٰ حضرت! آپ کو مکہ و مدینہ کے عاشقانِ رسول عُلما، بڑے بڑے مفتیانِ کرام نے بھی اپنا قبلہ و کعبہ مانا ہے، آپ وہ ہیں کہ آپ کی برکت سے مسلمان اپنا قبلہ دُرُست کرتے یعنی اپنے عقائد، اَعمال میں آپ کی راہنمائی پر چلتے ہیں۔

پیلی بھیت میں 3 گھنٹے کا بیان

1303ہجری میں مُحَدِّث وَصی اَحمد سُورتی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه نے پِیلی بھیت میں مَدرسۃُ الْحَدِیث کی بنیاد رکھی، اس موقع پر مُحَدِّث سُورتی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه نے مُلک کے بڑے بڑے عُلَمائے کرام کو دعوت دی، عَظِیمُ الشّان اِجتماع کا اِنعِقاد کیا گیا، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه بھی تشریف فرما تھے، مُحَدِّث سُورتی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه نے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه کی خِدمت میں بیان کرنے کی درخواست پیش کی، چنانچہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه منبر پر تشریف لائے اور آپ نے مُلک کے بڑے بڑے عُلَما، مُحَدِّثِیْن، مُفَکِّرِیْن کی مَوجُودگی میں عِلمِ حدیث کے موضوع پر 3 گھنٹے کا بیان فرمایا، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه عِلمِ حدیث کے موضُوع پر زبردست علمی نِکات بیان فرمارہے تھے اور انہیں سُن کر اِجتماع میں موجود بڑے بڑے عُلَما حیران ہو رہے تھے، جب اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه نے بیان ختم کیا تو مُحَدِّث سَہارَنپُوری رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه کے بیٹے بےساختہ اُٹھے اور آگے بڑھ کر جلدی سے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه

کے ہاتھوں کو بوسہ دِیا۔[1] گویا یہ زبانِ حال سے یُوں اِعْلان کر رہے تھے:

سِکّہ بٹھایا ایسا حیرت میں سب ہیں قاسمؔ | جس سمت بھی ہے آیا احمد رضا ہمارا

(2): اعلیٰ حضرت اور حدیثِ پاک کا مُطالعہ

اے عاشقانِ رسول! یہ تو تھی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه کی علمی اور فنّی اعتبار سے عِلْمِ حدیث میں مہارت کہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه علمی اعتبار سے، فنّی اعتبار سے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن فِی الْحَدِیْث ہیں اور یہ لقب اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه کو اُس دَور کے ماہِر مُحَدِّثین نے دِیا۔ اب آیئے! یہ دیکھتے ہیں کہ اَحادِیث پڑھنے، احادیث یاد کرنے اور دوسروں تک اَحادیث پہنچانے کے معاملے میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه کا انداز کیا تھا؟

اعلیٰ حضرت نے حدیثِ پاک کی کتنی کتابیں پڑھیں؟

ایک بار سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه سے پوچھا گیا: آپ نے حدیثِ پاک کی کون کون سی کتابیں دَرْس کی (یعنی پڑھی، پڑھائی) ہیں؟ اس پر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه نے پہلے تو عِلْمِ حدیث کی چند کتابوں کے نام گنوائے مثلاً **بُخاری، مُسْلِمْ، اَبُوْدَاوٗد، تِرمَذِی، نَسَائِیْ، اِبْنِ مَاجَہ**، یُوں 31 کتابوں کے نام گنوانے کے بعد فرمایا: (یہ اور ان سمیت) عِلْمِ حدیث کی 50 سے زائد کتابیں میرے دَرْس وتَدرِیس اور مُطالعہ میں رہیں۔[2]

سُبْحٰنَ الله! 50 سے زائِد کتابیں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه کے دَرْس وتَدرِیس اور مُطالعہ میں رہی ہیں۔ شاید محسُوس ہو رہا ہو کہ "صِرف 50 کتابیں..!" اگر ان کتابوں کی تفصیلات

---

1 ... جامع الاحادیث، جلد:1، صفحہ:407تا408۔
2 ... اظہار الحق الجلی، صفحہ:40۔

میں جائیں تو یہ ”صِرْف“ نہیں ہے، 50 کتابوں کا مطلب ہے: ہزاروں صفحات اور لاکھوں حدیثیں۔ ان میں سے صِرْف ❁ **بُخاری شریف** کے صفحات: 1 ہزار 823 ہیں اور اس میں احادیث ہیں: 7 ہزار 563 ❁ **مُسلِم شریف** کے صفحات ہیں: 1 ہزار 157، اس میں احادیث ہیں: 3 ہزار 33 ❁ **ابو داؤد** کے صفحات: 820، احادیث: 5 ہزار 273 ❁ **ترمذی** کے صفحات: 884، احادیث کی تعداد: 3 ہزار 958 ❁ **نَسائی** کے صفحات: 905، احادیث کی تعداد: 5 ہزار 769 ❁ **اِبْنِ ماجہ:** صفحات: 705، احادیث کی تعداد: 4 ہزار 341۔

یُوں ہی ان 50 کتابوں میں سے صِرْف 20 کتابوں کی جلدیں، ان کے صفحات اور ان میں ذِکْر کی گئی احادیث کی تعداد دیکھی گئی تو یہ ٹوٹل: 49 جلدیں بنیں، ان کے کل صفحات تھے: 29 ہزار 903 اور ان میں کل احادیث ہیں: 1 لاکھ 34 ہزار 811۔

یہ ابھی حدیثِ پاک کی صرف 20 کتابوں کی تفصیل ہے اور اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مطالعہ میں کتنی کتابیں رہی ہیں؟ 50 سے زائد کتابیں۔ اگر ان تمام کتابوں کی تفصیلات پر نگاہ کی جائے تو اندازہ کیجئے! یہ کتنے ہزار صفحات ہوں گے، کتنے لاکھ حدیثیں ہوں گی جو اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دَرْس وتَدْرِیس میں شامِل تھیں۔

پھر یہاں یہ مدنی پھول بھی ذہن میں رکھنے کا ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ چونکہ ایک سُوال کا جواب دے رہے تھے، لہٰذا اِجْمالاً فرمایا: 50 سے زائِد کتابیں۔ اس **زائِد** سے کیا مراد ہے؟ 55 کتابیں، 60 کتابیں، 70 کتابیں، 50 سے کتنی زائِد کتابیں؟ اس بارے میں تحقیق کی گئی، بعض عاشقانِ اعلیٰ حضرت عُلَمائے کرام نے 8 سال محنت کی، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی لکھی ہوئی 350 کتابیں جمع کیں، انہیں پڑھا، ان 350 کتابوں میں اعلیٰ حضرت

رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے جتنی اَحادیث ذِکْر فرمائی ہیں، ان اَحادیث کو الگ کیا گیا تو یہ کل 10 ہزار حدیثیں جمع ہو گئیں، پھر حدیثِ پاک کی اَصْل کتابوں میں ان احادیث کو تلاش کیا گیا تو پتا چلا کہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ان 350 کتابوں میں جو اَحادیث ذِکْر فرمائی ہیں وہ حدیثِ پاک کی 400 کتابوں سے لی گئی ہیں یعنی اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ حدیثِ پاک کی 400 کتابیں ہیں جو اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی نظر میں رہا کرتی تھیں، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ انہیں دیکھتے تھے، ان سے اَحادیث پڑھتے تھے اور تحریر کے دوران نقل فرمایا کرتے تھے۔

پھر یہ بھی خیال رہے کہ یہ جو تحقیق کی گئی ہے، یہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی صِرْف 350 کتابوں پر کی گئی ہے جبکہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی لکھی ہوئی کتابیں 1000 سے زیادہ ہیں، اگر تمام کتابوں سے احادیث جمع کی جائیں تو اندازہ کیجئے! حدیث پاک کا کتنا بڑا ذخیرہ جمع ہو جائے گا۔

یہ ہے سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا **حدیثِ پاک** کے ساتھ لگاؤ، احادیث پڑھنے کا شوق و ذوق۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ کمال دیکھئے! **عِلْمِ حدیث** ایک عِلْم ہے، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ صِرْف عِلْمِ حدیث کے ماہِر نہیں ہیں بلکہ 100 سے زائِد عُلُوم میں آپ پُوری مہارت رکھتے تھے یعنی یہ اتنا مطالعہ صِرْف ایک عِلْم کے متعلق ہے تو 100 سے زائِد عُلُوم میں ہر عِلْم کے متعلق اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کتنا مطالعہ کرتے ہوں گے؟ کتنی کتابیں پڑھتے ہوں گے؟ پھر اس کے ساتھ ساتھ تحریری کام بھی ہیں، فتوے بھی لکھے جاتے ہیں، اعلیٰ حضرت پِیرِ کامِل بھی ہیں، مُرِید بھی حاضِر ہوا کرتے تھے، ان کی تربیت بھی کی جاتی تھی، اعلیٰ حضرت استاد بھی ہیں، مدرسے میں پڑھایا بھی کرتے تھے، اُمَّت کے مَسَائِل بھی

حل فرمایا کرتے تھے، ان تمام مَصرُوفیات کے باوُجُود اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ جتنا مطالعہ فرماتے تھے، اس سب کو دیکھ کر عقل دَنگ رہ جاتی ہے اور جھنجھلا کر کہتی ہے:

اللہ کی عطا ہے سرکار کی رضا ہے | فیضانِ غوث وخواجہ احمد رضا ہمارا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ اور تبلیغِ حدیث

پیارے اسلامی بھائیو! یہ تھا اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کا حدیثِ پاک سے لگاؤ، اَحادیث پڑھنے کا شوق و ذوق۔ بے شک اَحادیث پڑھنا، انہیں سمجھنا بڑے کمال کی بات ہے، پھر اس سے بھی بڑا کمال ہے: **اَحادیث کو یاد رکھنا، انہیں دوسروں تک پہنچانا۔** الحمد للہ! اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ احادیث پڑھتے بھی تھے، انہیں یاد بھی رکھتے تھے اور دوسروں تک پہنچایا بھی کرتے تھے۔ آپ کی عادتِ کریمہ تھی کہ اپنی گفتگو میں احادیث پڑھا کرتے، جو بات کہتے اسے قرآنی آیات یا اَحادیث سے ثابت کیا کرتے تھے، آپ سے سُوال ہوتا تو اس کے جواب میں کَثْرت سے احادیث ذِکر کرتے، اُن اَحادیث کے مَعانی بیان فرماتے، اَحادیث کی شَرح بیان کیا کرتے تھے۔

❁ **اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ سے سوال ہوا:** سجدۂ تعظیمی (یعنی کسی کو خُدا سمجھ کر نہیں بلکہ اسے بندہ سمجھ کر صِرف اس کی تعظیم کے لئے، اسے سجدہ کرنا) جائِز ہے یا نہیں؟ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قرآنی آیات اور 40 احادیث کی روشنی میں ثابِت کیا کہ غیرِ خُدا کی تعظیم کے لئے سجدہ کرنا پہلی شریعتوں میں جائز تھا، ہماری شریعت میں حرام ہے ❁ **اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں سُوال ہوا:** لوگ کہتے ہیں: پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دَافِعُ البَلَا (یعنی مصیبت دُور کرنے والے) کہنا شِرک ہے؟ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس کے جواب میں 300 احادیث ذِکر کر کے بتایا کہ الحمد للہ! ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ پاک کی عطا سے دافِعِ رنج وبلاہیں ❁ **اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں سُوال ہوا:** بعض لوگ کہتے ہیں: رسولِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اگر تمام نبیوں سے افضل ہیں تو اس پر قرآن و حدیث سے دلیل لاؤ؟ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس سُوال کا ایمان افروز جواب لکھا اور 100 احادیث سے ثابِت کیا کہ اللہ پاک کے فضل سے ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، تمام نبیوں کے سردار ہیں۔

❁ فرشتوں کی پیدائش کیسے ہوتی ہے؟ اس موضوع پر کلام کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے 24 احادیث ذِکر فرمائیں ❁ ہمارے آقا و مولیٰ، مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روزِ قیامت شفاعت فرمائیں گے، اس موضوع پر کلام کرتے ہوئے 40 احادیث ذِکر کیں ❁ داڑھی کی ضرورت و اہمیت پر 56 احادیث ❁ والِدَین کے حُقُوق کے متعلق 91 احادیث ❁ اسی طرح اور بے شُمار مَوْضُوعات پر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے سینکڑوں احادیث ذِکر فرمائیں ❁ ان احادیث سے مسائِل اَخذ فرمائے، ان احادیث کے مَعَانی بیان کئے، پھر یہ نہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے صِرف حدیث بیان کر دی بلکہ آپ جب حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں، اس حدیثِ پاک کا دُرُست معنیٰ بھی بیان کرتے ہیں، اس سے مَسَائِل بھی نکالتے ہیں اور ساتھ ہی اس حدیثِ پاک کا حوالہ بھی لکھتے ہیں۔[1]

علم میں بَحْرِ رَواں احمد رضا خاں قادری | دین میں گوہَر فشاں احمد رضا خاں قادری
تیرا علم و فضل شان و شوکت و جاہ و حشم | شش جہت پر ہے عیاں احمد رضا خاں قادری

---

1 ... فیضانِ اعلیٰ حضرت، صفحہ: 485تا487، ملتقطاً۔

ہے عرب کے عالموں کا مدح خواں سارا جہاں	اور وہ تیرے مدح خواں احمد رضا خاں قادری

وضاحت: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عِلْم کے بہت بڑے سمندر ہیں، آپ عِلْمِ دِین کے نایاب موتی تقسیم فرماتے ہیں، آپ کا عِلْم، آپ کی فضیلت، آپ کی شان و شوکت ہر طرف واضح اور نمایاں ہے، عرب شریف کے عاشقانِ رسول عُلَمائے کرام جن کی سارا زمانہ تعریف کرتا ہے، وہ ہمارے آقا اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تعریفیں کرتے ہیں۔

(3): اعلیٰ حضرت اور احادیث پر عمل کا انداز

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے! ہمارے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ عِلْمِ حدیث میں کیسی اعلیٰ مہارت رکھتے تھے، احادیث پڑھنے، یاد کرنے، یاد رکھنے اور دوسروں تک پہنچانے کا کیسا شوق رکھتے تھے۔ اللہ پاک ہمیں بھی فیضانِ اعلیٰ حضرت نصیب فرمائے۔ آمین بِجاہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

اب آیئے! یہ سنتے ہیں کہ احادیث پر عمل کرنے کے مُعَاملے میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا انداز کیسا تھا؟

بارِش میں طوافِ کعبہ

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ دوسری مرتبہ جب حج کے لئے مکہ مکرمہ حاضِر ہوئے تو وہاں آپ سخت بیمار ہو گئے، کئی دِن تک طبیعت ناساز رہی، مُحَرَّمُ الحرام کے آخری دِنوں میں طبیعت بہتر ہوئی، آپ نے غسل فرمایا، جب غسل خانے سے باہر تشریف لائے تو دیکھا: آسمان پر بادل ہیں، آپ جلدی سے حرمِ پاک میں حاضِر ہوئے، مَسْجِدُ الحرام شریف تک پہنچتے پہنچتے بارش شروع ہو چکی تھی، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے حدیثِ

پاک یاد آئی کہ **”جو بارش میں طواف کرے، وہ رحمتِ اِلٰہی میں تیرتا ہے۔“**
بَس اپنے آقا و مولیٰ، محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ مبارک فرمان یاد آیا تو اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا دِل جھوم گیا، حدیثِ پاک میں بیان کی گئی فضیلت حاصِل کرنے کے لئے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فوراً حجرِ اَسْود کے پاس حاضِر ہوئے، حجرِ اَسْوَد کو بوسہ دیا اور بارش ہی میں طواف کرنا شروع کر دیا۔

اَللّٰہُ اَکْبَر! تَصَوُّر کیجئے! بارِش برس رہی ہے، وقت کے اِمام، سچے عاشقِ رسول، اللہ پاک کی محبت سے سرشار، کس شوق و ذوق کے ساتھ خانہ کعبہ شریف کے گِرد چکر لگا رہے ہوں گے...! سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے طواف کے 7 چکر پُورے کئے اور رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی طبیعت تو پہلے ناساز تھی، بُخَار سے آرام آیا ہی تھا کہ آپ نے حدیثِ پاک پر عمل کرنے کے لئے بارش میں طواف کر لیا، چنانچہ بُخَار لوٹ آیا۔ مکہ مکرمہ کے جو عاشقانِ رسول عُلَما تھے، وہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے بہت عقیدت رکھتے تھے، جب اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو دوبارہ بُخَار ہوا تو اُنہیں صدمہ ہوا، ایک عاشقِ رسول عالِمِ دین نے دُکھ کی کیفیت میں کہا: ایک ضعیف حدیث پر عمل کرنے کے لئے آپ نے اپنے بدن کی یہ بے احتیاطی کی؟

حدیثِ ضعیف مُحَدِّثِین کی ایک اِصْطلاح ہے، ضعیف حدیث بھی فرمانِ مصطفٰے ہی ہے مگر اس کو روایت کرنے والے راویوں میں کچھ شرائط کی کمی ہوتی ہے۔ خیر! اُن عالِم صاحِب نے کہا کہ بارش میں طواف کی فضیلت والی حدیث ضعیف ہے اور آپ نے اس

ضعیف حدیث پر عمل کرنے کے لئے اپنی طبیعت کا خیال نہیں کیا؟ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جو جواب ارشاد فرمایا، اسے دِل کے کانوں سے سنیئے! فرمایا: **حدیث ضعیف ہے مگر الحمدللہ! اُمّید قوِی (یعنی پختہ) ہے۔**(1)

مطلب یہ کہ حدیث ضعیف ہے تو اس کا یہی مطلب ہے کہ حدیث کے راوی میں شرائط پُوری نہیں ہیں مگر یہ ہے تو فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم ہی اور میں نے فرمانِ مصطفےٰ پر ہی عَمَل کیا، مجھے اللہ پاک کی رحمت سے پختہ امید ہے کہ اللہ پاک میری نیت کا اَجْر مجھے ضرور عطا فرمائے گا۔

جس کے جلوے سے اُحُد ہے تاباں، مَعْدَنِ نُور ہے اس کا داماں
ہم بھی اس چاند پہ ہو کر قرباں، دِلِ سنگیں کی جِلا کرتے ہیں

وضاحت: ہمارے پیارے پیارے، نُور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ ہیں جن کے جلوے سے اُحُد چمک اُٹھا بلکہ اُحُد نُور کی کان بَن گیا، ہم بھی ان نُور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان ہو کر اپنے دِل کو نُور بناتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے کی دُعا

1300 ہجری کی بات ہے، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عمر مبارک اس وقت 27 سال اور کچھ ماہ تھی، گرمی کا موسم تھا، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کسی علمی تحقیق کے لئے باریک الفاظ میں لکھی ہوئی کتابیں مسلسل دیکھنی پڑیں، اس مسلسل محنت کی وجہ سے آنکھوں

1 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ: 209، خلاصۃً۔

پر کچھ اَثر ہوا، ایک روز اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ علمی کام میں مَصرُوف تھے، دوپہر کے وقت آپ کو گرمی محسوس ہوئی تو آپ نے غسل فرمایا، جیسے ہی سَر پر پانی ڈالا تو یُوں لگا جیسے سَر سے کوئی چیز اُتر کر آنکھ میں آگئی ہے۔

بعد میں ایک ماہِر ڈاکٹر کو آنکھ دکھائی گئی، ڈاکٹر صاحب نے بغور مُعَائنہ (**Check-up**) کرکے کہا: کثرت سے کتابیں دیکھنے کی وجہ سے خشکی آگئی ہے، 15 دِن تک کتاب نہ پڑھئے۔ اب اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ جیسی شخصیت، پُوری دُنیا سے مسلمان دِینی مسائل کا حل پوچھتے ہیں، فتوے مانگتے ہیں، ڈاکٹر صاحِب 15 دِن کتابیں نہ پڑھنے کا کہہ رہے ہیں اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ تو 15 منٹ بھی کتاب نہیں چھوڑ سکتے تھے، خیر! ایک حکیم صاحِب نے مُعَائنہ (**Check-up**) کیا، انہوں نے کہا: نُزولِ آب (یعنی پانی اُترنے) کے آثار ہیں، اللہ نہ کرے 20 سال بعد پانی اُتر آئے گا (یعنی موتیا کے مرض کی وجہ سے بینائی جاتی رہے گی)۔

بظاہر یہ سخت پریشانی کی بات تھی، کتاب چھوڑی نہیں جاسکتی، تحریری کام کرنے ہی کرنے ہیں ورنہ اُمَّت کی دِینی راہنمائی کون کرے گا؟ اور اگر خدانخواستہ بینائی میں مسئلہ ہو گیا تو یہ بھی سخت تکلیف دِہ ہو گا۔

اَللّٰہُ اَکْبَر! مشکل کے وقت ایک سچے عاشِقِ رسول کی توجہ کس طرف ہوتی ہے؟

سُبْحٰنَ اللہ! دُنیا میں ایک ہی تو دامنِ رحمت ہے جہاں غُلام پناہ لیتے ہیں:

میں بیکس ہوں میں بے بس ہوں مگر کس کا تمہارا ہوں | تہ دامن مجھے لے لو پناہِ بے کساں تم ہو[1]

عاشِقوں کے امام اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ نے بھی دامَنِ مصطفےٰ میں پناہ

1 ...سامانِ بخشش، صفحہ: 159۔

لی، ایک حدیثِ پاک ذِہن میں آئی کہ جو بندہ مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دُعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا

پڑھنے والا اُس مصیبت سے محفوظ رہے گا، اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے موتیے کی بیماری والے ایک شخص کو دیکھ کر یہ دُعا پڑھ لی اور دِل سے مطمئن ہو گئے۔

اس واقعہ کو 16 سال گزر گئے، 16 سال بعد ایک ماہِر ڈاکٹر کے سامنے اس بات کا ذِکر ہوا، اس نے بھی آنکھ کا مُعَائنہ (**Check-up**) کیا اور پُورے اعتماد کے ساتھ کہا: 4 سال بعد واقعی آنکھ میں پانی اُتر آئے گا۔ مگر قربان جایئے! اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے میرے محبوب آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ارشاد پر اتنا کچا اعتماد نہیں کہ طبیبوں (ڈاکٹروں) کے کہنے سے معاذ اللہ میرا یقین ڈگمگا جائے۔ الحمد للہ! 20 سال تو کیا اب 30 سال سے بھی زیادہ عرصہ گزر چُکا، نہ میں نے کتاب پڑھنے میں کبھی کمی کی، نہ آنکھ میں کوئی تکلیف ہوئی۔[1]

اپنے دِل کا ہے اُنہی سے آرام، سونپے ہیں اپنے اُنہی کو سب کام
لو لگی ہے کہ اب اُس دَر کے غُلام چارۂ دَرْدِ رضا کرتے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اپنے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر کتنا پختہ یقین تھا۔ اللہ پاک اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صدقے ہمیں بھی پختہ یقین نصیب

1 ...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ: 70 تا 71، خلاصۃً۔

فرمائے۔ آمین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

سیرتِ رضا سے ملنے والے 2 اہم مدنی پھول

اے عاشقانِ رسول! ہم نے اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرتِ پاک کے بعض پہلو سننے کی سعادت حاصِل کی، آج کے بیان میں بالخصوص 2 مدنی پھول ہمیں سیکھنے کو ملے:

(1): اَحادیث پڑھنے، یاد کرنے اور سمجھنے کا شوق۔

(2): فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کامِل یقین رکھنا۔

دل میں احادیث پڑھنے کا شوق پیدا کیجئے!

ذرا غور کریں! حدیثِ پاک ہے کیا؟ ہمارے آقا، ہمارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جن کا ہم نے کلمہ پڑھا ہے، جن سے ہم شفاعت کی اُمّید رکھتے ہیں، جن کے صدقے دُنیا بنی، جن کے صدقے ہم دُنیا میں آئے، جن کا صدقہ ہم کھاتے ہیں، ہمارے وہ آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو اللہ پاک کے بعد سب سے بزرگ ہستی ہیں، وہ آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جن کو سب سے زیادہ عِلْم دیا گیا، وہ آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو مخلوق میں سب سے زیادہ عقل مند ہیں، ان پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے پیارے فرامین کو حدیث کہا جاتا ہے (ہاں! کبھی صحابۂ کرام اور تابعین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کے فرمان کو بھی حدیث کہہ دیا جاتا ہے)۔ اب غور کیجئے! ہم مسلمان ہیں، ہم آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کلمہ پڑھتے ہیں، کیا ہمارا حق نہیں بنتا؟ کہ ہم حُضُور، پُرنُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین کو پڑھیں، انہیں سمجھیں، ان پر عمل کریں۔ یقیناً ہمارا حق بنتا ہے۔ احادیث ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ ہیں، اَحادیث کا ایک

ایک لفظ عِلْم و حکمت کا سمندر رہے، ان لفظوں میں قیامت تک آنے والوں کے لئے روشنی ہے، نُور ہے، ہدایت ہے۔ مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الامت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اسلام میں کلامُ اللہ (یعنی قرآنِ کریم) کے بعد کلامِ رسول اللہ (یعنی حدیثِ پاک) کا درجہ ہے۔ قرآنِ کریم گویا سمندر ہے، حدیثِ پاک اس سمندر کا جہاز ہے، قرآنِ کریم رُوحانی کھانا ہے، حدیثِ پاک رحمت کا پانی ہے، جس طرح پانی کے بغیر کھانا تیار نہیں ہو سکتا، اسی طرح حدیثِ پاک کے بغیر نہ قرآنِ کریم کو سمجھا جا سکتا ہے، نہ اُس پر عمل کیا جا سکتا ہے۔[1] ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْن میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں لَنْ تَضِلُّوْا مَاتَمَسَّکْتُمْ بِھِمَا جب تک ان دونوں کو تھامے رکھو گے، کبھی گمراہ نہ ہو گے (1): کِتَابُ اللہ (اللہ پاک کی کتاب یعنی قرآنِ کریم) (2): وَ سُنَّۃُ نَبِیِّہٖ (اور اللہ کے نبی کی سُنّت یعنی حدیثِ پاک)۔[2] ایک حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا: جس نے دِین کے متعلق 40 احادیث سیکھیں، اللہ پاک روزِ قیامت اسے عُلَما اور فُقَہا کے زُمرے میں اُٹھائے گا۔[3]

ایک حدیث سننے کے لئے سال بھر روزے رکھے

آہ! افسوس! اب اَحادیث پڑھنے، سننے کا شوق بالکل کم ہوتا جا رہا ہے۔ مَاشَآءَ اللہ! پہلے کے مسلمانوں میں اَحادیث پڑھنے کا، احادیث سننے کا، احادیث یاد کرنے کا کمال شوق ہوا

---

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:1، صفحہ:3۔
2 ...جامع بیانُ العلم وفضلُہ، جلد:1، صفحہ:606۔
3 ...جامع بیانُ العلم وفضلُہ، جلد:1، صفحہ:195۔

کرتا تھا، اِمام جلالُ الدین سیوطی شافعی رَحمۃُاللہِعَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: حضرت ابو العباس مُسْتَغْفِرِی رَحمۃُاللہِعَلَیْہ ایک بار مِصر گئے اور وہاں کے مُحَدِّث حضرت ابوحامِد مِصری رَحمۃُ اللہِعَلَیْہ کی خِدْمت میں حاضِر ہوئے، عرض کیا: حُضُور! مجھے **حدیثِ خالِد بن ولید** سُنا دیجئے۔ حضرت ابوحامِد مِصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: پہلے ایک سال کے روزے رکھو۔

چنانچہ حضرت ابو العباس مُسْتَغْفِرِی رَحمۃُاللہِعَلَیْہ نے صِرْف ایک حدیثِ پاک سُننے کے لئے آپ نے پُورا سال روزے رکھے، پھر حاضِرِ خِدْمت ہوئے، تب حضرت ابوحامِد مصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے انہیں وہ حدیثِ پاک سنائی۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے: شوقِ عِلْمِ دین۔ یہ ہے: شوقِ عِلْمِ حدیث۔ صِرْف ایک حدیثِ پاک سیکھنے کے لئے حضرت ابو العباس مُسْتَغْفِرِی رَحمۃُاللہِعَلَیْہ نے گھر بار چھوڑا، پہلے دَور میں سَفَر کرنے میں بہت مشکلات ہوتی تھیں، اس کے باوُجود مِصر پہنچے، پھر پُورا سال روزے رکھے، تب ایک حدیثِ پاک سیکھنے کی سَعادت حاصِل کی۔

اے عاشقانِ رسول! ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی اَحادِیث پڑھیں، اَحادیث سُنیں، اَحادیث سیکھیں، انہیں یاد کریں، احادیث کو سمجھیں اور کوشش کر کے دوسروں تک پہنچانے کی بھی سَعادَت حاصِل کریں مگر ہاں! یاد رہے! حدیثِ پاک کو دُرُست سمجھنا اور اس سے مَسَائِل اَخذ کرنا ماہِر ترین عُلَما کا کام ہے، ہم نے بَس عاشقانِ رسول عُلَما کے پیچھے پیچھے چلنا ہے۔ آج کل بعض نادان اپنی ناقِص عقل سے قرآنی آیات اور اَحادیث کی وضاحتیں کرتے رہتے ہیں، یہ سخت نقصان دِہ بات ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ یَّقُلْ عَلَیَّ مَالَمْ

---

1 ...جامع الاحادیث، جلد:19، صفحہ:405، حدیث:14922، ملتقطاً۔

اَقُلْ فَلْیَتَبَوَّءْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّار جس نے میری طرف اُس بات کی نسبت کی جو میں نے نہ کہی تھی، وہ اپنا ٹھکانا جہنّم میں بنالے۔ (1)

اَحادِیث پڑھنے سمجھنے کے آسان ذرائع

۞ الحمد للہ! دعوتِ اسلامی نے شہر شہر میں جامعات المدینہ بنا دیئے ہیں، وقت نکالئے! درسِ نظامی یعنی عالِم کورس میں داخلہ لے لیجئے! ۞ فیضان آن لائن اکیڈمی کے ذریعے آن لائن دَرْسِ نظامی کر لیجئے ۞ الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے علمی و تحقیقی شعبے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر) نے حدیثِ پاک کی بہت ساری اُردو کتابیں تیار کر دی ہیں ۞ یہ حدیثِ پاک جس کے لئے حضرت ابوالعباس مُسْتَغْفِرِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک سال روزے رکھے، اس حدیثِ پاک اور اس کی تفصیلی وضاحت پر مشتمل مکتبۃ المدینہ کا رسالہ ہے: **اعرابی کے سوالات اور عربی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جوابات** ۞ اسی طرح مکتبۃ المدینہ کی کتاب ہے: **فیضانِ رِیاضُ الصَّالحین**۔ رِیاضُ الصالحین امام نَوَوِی کی لکھی ہوئی اَحادیث کی کتاب ہے، جو عربی میں ہے، اس میں 1 ہزار 8 سو 96 اَحادیث ہیں، ان احادیث کے آسان ترجمہ و تشریح پر کام جاری ہے، فیضانِ ریاض الصالحین کی 6 جلدیں لکھی جا چکی ہیں ۞ مکتبۃ المدینہ کی ایک کتاب ہے: **اَنْوَارُ الْحَدِیث** ۞ اسی طرح 40 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مختصر رسالہ ہے ۞ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا ایک نیا رسالہ اسی سال مُحَرَّمُ الْحَرَام میں تشریف لایا: **فیضانِ اہلِ بیت**۔ اس میں اہلِ بیتِ اطہار کی شان میں 40 احادیث جمع کی گئی ہیں ۞ اسی

---

(1)... بخاری، کتابُ العلم، صفحہ: 102، حدیث: 109۔

طرح امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کا ایک رسالہ ہے: **ہر صحابیٔ نبی، جنتی جنتی**، اس میں صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان کی شان و عظمت پر 40اَحادیث جمع کی گئی ہیں۔

دعوتِ اسلامی کے آئی، ٹی ڈیپارٹمنٹ کی ایک موبائل اپیلی کیشن ہے: **Islamic Ebook Library** اس میں مکتبۃ المدینہ کی تمام کتابیں موجود ہیں، اس اپیلی کیشن کے ذریعے کتابیں پڑھی بھی جاسکتی ہیں اور ڈاؤنلوڈ بھی کی جاسکتی ہیں۔ یہ موبائل اپیلی کیشن انسٹال کرلیجئے، خود بھی فائدہ اُٹھایئے، دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔

غرض: آج کل اَحادیث پڑھنے، سمجھنے کے بہت سارے ذرائع موجود ہیں، اگر ہم ذِہن بنائیں تو بہت سارے رستے نکل سکتے ہیں۔ بَس دِل میں شوق پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے، ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **اللہ پاک اُس شخص کو تروتازہ رکھے، جو میری حدیث سُنے، اسے یاد کرے اور دوسروں تک پہنچائے۔**[1]

حضرت زَکَرِیَّا بن عدی رَحمۃُ اللّٰهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن مبارَک رَحمۃُ اللّٰهِ عَلَیْه کی وفات کے بعد میں نے انہیں خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَافَعَلَ اللّٰهُ بِكَ اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ آپ نے جواب دیا: طَلَبِ حدیث کے لئے سَفَر کے سبب اللہ پاک نے میری مغفرت فرمادی۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 …ابوداود، کتاب: العلم، باب: فضل نشر العلم، صفحہ: 580، حدیث: 3660۔

2 …تاریخِ مدینہ دمشق، جلد: 32، صفحہ: 484۔

فرامینِ مصطفےٰ پر یقین رکھنا جانِ ایمان ہے

پیارے اسلامی بھائیو! دوسرا مدنی پھول جو اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِعَلَیْہ کی سیرتِ پاک سے سیکھنے کو ملا، وہ ہے: فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کامل یقین رکھنا۔

یہ تو ہمارے ایمان کا تقاضا ہے بلکہ اَصل ایمان ہی یہی ہے۔ حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُاللہِعَلَیْہ فرماتے ہیں: ایمان کی حقیقت ہے: **اللہ و رسول پر اعتماد ہونا۔** مزید فرماتے ہیں: **سچ پوچھو تو ایمان کی جان تو یہ ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خبر پر اپنے حواس (آنکھ، کان، عقل وغیرہ) سے زیادہ اعتماد ہو،** اگر ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ اس وقت دِن ہے اور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ اس وقت رات ہے تو ہماری آنکھ جھوٹی ہے اور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سچے ہیں۔ ہماری آنکھ ہزار دفعہ غلطی کر جاتی ہے مگر ان کا فرمان کبھی غلط نہیں ہوتا۔[1]

عِلمِ حدیث کے بہت بڑے امام، امام نَوَوِی رَحمۃُاللہِعَلَیْہ ایک مرتبہ دمشق کے ایک بڑے مُحَدِّث صاحب کی خدمت میں حاضِر ہوئے اور ان سے اَحادیث سیکھنے لگے، یہ محدث صاحب منہ پر کپڑا ڈال کر پڑھایا کرتے تھے، امام نَوَوِی رَحمۃُاللہِعَلَیْہ کافِی عرصہ ان کے پاس پڑھتے رہے، ایک روز انہوں نے امام نووی رَحمۃُاللہِعَلَیْہ کے سامنے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا دیا، دیکھتے کیا ہیں کہ اُن کا منہ گدھے جیسا ہے۔ اُن مُحَدِّث صاحِب نے اِمام نَوَوِی رَحمۃُاللہِعَلَیْہ کو نصیحت کرتے ہوئے بتایا: میں نے حدیثِ پاک پڑھی کہ "جو شخص اِمام سے پہلے سَر اُٹھاتا ہے، کیا اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ پاک اس کا سَر گدھے جیسا کر

---

1 ... تفسیر نعیمی، پ:1، البقرۃ، تحت الآیۃ:3، جلد:1 صفحہ:128 بتغیر قلیل۔

دے۔"[1] مُحَدِّث صاحب فرماتے ہیں: یہ حدیثِ پاک میری عقل میں نہ آئی، میں نے جان بوجھ کر امام سے سَبَقت کی (یعنی رکوع اور سجدے میں امام سے پہلے سَر اُٹھالیا) تو میرا منہ ایسا ہو گیا جیسا تم دیکھ رہے ہو۔[2]

اللہ پاک ہمیں کامِل ایمان نصیب فرمائے، اَحادیث پڑھنے، سننے، سیکھنے، سمجھنے کا شوق عطا فرمائے اور حدیثِ پاک پر کامِل یقین رکھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدنی مذاکرہ

پیارے اسلامی بھائیو! فیضانِ اعلیٰ حضرت پانے، عِلْمِ دین سیکھنے، عَمَل کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، 12 دینی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں ایک کام ہے: مدنی مذاکرہ۔

الحمد للہ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہر ہفتے کو رات عشاء کی نماز کے بعد مدنی چینل پر براہِ راست (*Live*) مدنی مذاکرہ فرماتے یعنی عاشِقانِ رسول کے سُوالوں کے جوابات ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ بھی مدنی مذاکرے میں ضرور شرکت کیا کیجئے۔

---

[1] ... مسلم، کتاب: الصلاۃ، باب: النہی عن سبق الامام، صفحہ: 167، حدیث: 427۔
[2] ... بہارِ شریعت، جلد: 1، صفحہ: 560، حصہ: 3۔

اسلام کی حقانیت دِل میں گھر کر گئی

کراچی (پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی نے مدنی مذاکرے کے متعلق اپنے تاثرات دیتے ہوئے کہا: میں پہلے غیر مسلم تھا، ایک بار رمضان المبارک میں مجھے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کے مدنی مذاکرے دیکھنے، سننے کی سعادت ملی، الحمد للہ! مدنی مذاکروں کی برکت سے اسلام کی حقانیت میرے دِل و دماغ میں گھر کرتی چلی گئی، آخر میں نے اسلام قبول کر لیا۔

امیر اہلسنت آپ کی ہمت کا کیا کہنا | جو بد کو نیک کر دیتی ہے اس دعوت کا کیا کہنا
جو صحبت میں تری آئے وہ عشقِ مصطفےٰ پائے | میرے محسن تری مجلس، تری صحبت کا کیا کہنا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ ربیع الاول کی آمد آمد ہے۔ الحمدللہ! دُنیا بھر میں عاشقانِ رسول اس مبارک مہینے میں مختلف نیک کام کر کے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی آمد کی خوشیاں مناتے اور اپنی محبتوں اور عقیدتوں کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم نے ماہِ ربیع الاول کا استقبال کیسے کرنا ہے؟ ماہِ ربیع الاول کی خوشیاں کیسے منانی ہیں؟ آیئے اس بارے میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کا مکتوب (خط) سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

مکتوبِ عطّار

(ضروری ترمیم کے ساتھ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادِری رضوی عُفِیَ عَنْهُ کی جانب سے تمام عاشقانِ رسول

اسلامی بھائیوں کی خِدمتوں میں جَشنِ وِلادت کی خوشی میں لہراتے ہوئے سبز سبز پرچموں، جگمگاتے بلبوں اور ننھے ننھے قُمقُموں کو چومتاہوا، جھومتاہوا شہد سے بھی میٹھا مَدَنی سلام!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَال...!

تم بھی کرکے اُن کا چرچا اپنے دِل چمکاؤ
اُونچے میں اُونچا نبی کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

چاندرات کو ان اَلفاظ میں 3 بار مَساجِد میں اِعلان کروایئے: **تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو مُبارَک ہو کہ ربیعُ الاول شریف کا چاند نظر آگیا ہے۔**

ربیعُ الاول اُمّیدوں کی دُنیا ساتھ لے آیا
دُعاؤں کی قبولیّت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا

مَرد کا داڑھی مُنڈوانا یا ایک مُٹّھی سے گھٹانا دونوں حرام ہیں۔ اسلامی بہن کا بے پردَگی کرنا حرام ہے۔ برائے کرم! رَبیعُ الاول شریف کی بَرَکت سے اسلامی بھائی ہمیشہ کے لئے ایک مُٹّھی داڑھی اور اسلامی بہنیں مُستَقِل شَرعی پَردہ اور زَہے قسمت! مَدَنی بُرقعہ پہننے کی نِیّت کریں۔ (مَرد کا داڑھی مُنڈانا یا ایک مُٹّھی سے گھٹانا اور عورت کا بے پردَگی کرنا حرام اور فوراً توبہ کرکے ان گُناہوں سے باز آنا واجِب ہے۔)

جُھک گیا کعبہ سبھی بُت مُنہ کے بَل اَوندھے گِرے
دَبدبہ آمد کا تھا، اَھلاً وَّ سَھلاً مرحبا

سُنّتوں اور نیکیوں پر اِستقامت پانے کا عظیم مدنی نُسخہ یہ ہے کہ تمام عاشقانِ رسول

اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں روزانہ ''جائزہ''کرتے ہوئے نیک اعمال کا رِسالہ پُر کر کے ہر ماہ (کی پہلی تاریخ کو) جمع کروانے کی نِیَّت کریں، ہاتھ اُٹھا کر کہئے، اِنْ شَآءَاللہُ الْکَرِیْم

بدلیاں رَحمت کی چھائیں بُوندیاں رَحمت کی آئیں
اب مُرادیں دل کی پائیں آمدِ شاہِ عَرَب ہے

تمام عاشقانِ رسول بَشُمول نگران و ذِمّہ داران، رَبیعُ الاول شریف میں خُصُوصِیَّت کے ساتھ کم اَز کم 3 دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصل کریں اور اسلامی بہنیں 30 دن تک روزانہ گھر کے اندر (صِرف گھر کی اسلامی بہنوں اور مَحرموں میں) درسِ فیضانِ سُنَّت جاری کریں اور پھر آئندہ بھی روزانہ جاری رکھنے کی نیّت فرمائیں۔

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو | سیکھنے سُنَّتیں قافِلے میں چلو

اپنی مسجِد، گھر، دُکان، کارخانہ وغیرہ پر 12 عَدَد ورنہ کم اَزکم ایک عَدَد سبز سبز پرچم ربیع الاول شریف کی چاند رات سے لے کر سارا مہینا لہرایئے۔ بسوں، ویگنوں، ٹرکوں، ٹرالوں، ٹیکسیوں، رکشوں وغیرہ پر ضرورتاً اپنے پلّے سے پرچم خرید کر باندھ دیجئے۔ اپنی سائیکل، اسکوٹر اور کار پر بھی لگایئے۔ ہر طرف سبز سبز پرچموں کی بہاریں مسکُراتی نظر آئیں گی۔ عُمُوماً ٹرکوں کے پیچھے جانداروں کی بڑی بڑی تصویریں اور بے ہُودہ اَشعار لکھے ہوتے ہیں۔ میری آرزُو ہے کہ ٹرکوں، بسوں، ویگنوں، رکشوں، ٹیکسیوں، سُوزوکیوں اور کاروں وغیرہ کے پیچھے نُمایاں اَلفاظ میں تحریر ہو: **مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے**۔ مالِکانِ بس اور ٹرانسپورٹ والوں سے مل کر ترکیبیں کیجئے اور سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ کے دل کی دُعائیں لیجئے۔

ضَروری اِحتیاط: اگر جھنڈے پر نَقشِ نعلِ پاک یا کوئی لکھائی ہو تو اس بات کا خیال رکھئے کہ نہ وہ لیرے لیرے ہو، نہ ہی زمین پر تشریف لائے۔ نیز جُوں ہی ربیعُ الاول شریف کا مہینا تشریف لے جائے فوراً اُتار لیجئے۔ اگر احتیاط نہیں کر پاتے اور بے ادَبی ہو جاتی ہے تو بِغیر نقش و تحریر کے سادَہ سبز پرچم لہرائیے۔ (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ بھی حتَّی الامکان اپنے مکانِ بے نشان بنام "بیتُ الفنا" پر سادہ جھنڈے لگواتا ہے)

نبی کا جھنڈا لیکر نکلو دُنیا پر چھا جاؤ | نبی کا جھنڈا اَمن کا جَھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

اپنے گھر پر 12 جھالَروں (یعنی لڑیوں) یا کم اَز کم 12 بلبوں سے نیز اپنی مسجِد و محلے میں بھی 12 دن تک خُوب چَراغاں کیجئے۔ (مگر ان کاموں کے لئے بجلی چوری کرنا حرام ہے۔لہٰذا اس سلسلے میں بجلی فَراہَم کرنے والے اِدارے سے رابِطہ کر کے جائز ذرائع کی ترکیب بنایئے) سارے عَلاقے کو سبز سبز پرچموں اور رنگ برنگے بلبوں سے سَجا کر دُلہن بنادیجئے۔ مسجِد اور گھر کی چھت پر، چوک وغیرہ پر راہگیروں اور سُواریوں کو تکلیف سے بچاتے ہوئے حُقوقِ عامّہ تَلَف کئے بِغیر فضا میں مُعلَّق 12 میٹر یا حَسبِ ضَرورت سائز کے بڑے بڑے پرچم لہرایئے۔ بیچ سڑک پر پرچم مت گاڑیئے کہ اس سے ٹریفک کا نظام مُتاثر ہوتا ہے۔ نیز گلی وغیرہ کہیں بھی اِس طرح کی سجاوٹ نہ کیجئے، جس سے مسلمانوں کا راستہ تنگ ہو اور اُن کی حق تَلَفی اور دل آزاری ہو۔

مَشرق و مَغرب میں اِک اِک بامِ کعبہ پر بھی ایک | نَصب پرچم ہوگیا، اَھلاً وَّ سَھلاً مرحبا

ہر اسلامی بھائی حسبِ توفیق زِیادہ مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسائل اور مَدَنی پُھولوں کے مُختلف پمفلٹ، جُلُوسِ میلاد میں بانٹے اور اسلامی بہنیں بھی تقسیم کروائیں۔ اِسی طرح

سارا سال اپنی دُکان وغیرہ پر تقسیمِ رسائل کا اِہتمام فرما کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچایئے۔ شادی غَمی کی تَقاریب میں اور مرحوموں کے ایصالِ ثواب کی خاطِر بھی "تقسیمِ رسائل" کیجئے! اور دیگر مُسلمانوں کو اس کی ترغیب دیجئے۔

سگِ مدینہ کا تحریر کردہ پمفلٹ "**جَشنِ ولادت کے 12 مدنی پُھول**" ممکن ہو تو 112 ورنہ کم اَزْکم 12 عدد نیز ہو سکے تو رسالہ **صُبْحِ بہاراں 12 عدد** مکتبۃ المدینہ سے ہَدِیَّۃً حاصل کر کے تقسیم کیجئے۔ خُصُوصاً اُن تنظیموں کے سربراہوں تک پہنچایئے جو جَشنِ وِلادَت کی دُھومیں مَچاتے ہیں۔ ربیعُ الاول شریف کے دوران 1200 روپے اگر یہ نہ ہو سکے تو 112 روپے اور اگر یہ بھی نہ بن پڑے تو 12 روپے (بالِغان) کسی سُنّی عالِم کو پیش کیجئے۔ اگر اپنی مسجِد کے اِمام، مُؤَذِّن یا خُدّام میں بانٹ دیں تب بھی ٹھیک ہے بلکہ یہ خدمت ہر ماہ جاری رکھنے کی نیّت کریں تو مدینہ مدینہ۔ جمعہ کے روز دیں تو بہتر کہ جمعہ کو ہر نیکی کا سَتَّر (70) گُنا ثواب ملتا ہے۔

اُنکے در پے پلنے والا اپنا آپ جواب | کوئی غریب نواز تو کوئی داتا لگتا ہے

بڑے شہر میں ہر علاقائی مُشاوَرت کا نگران (قصبے والے قصبے میں) 12 دن تک روزانہ مختلف مساجِد میں عظیمُ الشّان سُنّتوں بھرے اجتماعات منعقد کرے (ذِمّہ دار اسلامی بہنیں گھروں میں اجتماعات فرمائیں) ربیعُ الاول شریف کے دوران ہونے والے تمام اجتماعات میں جن سے ہو سکے وہ سارا مہینا سبز پرچم ساتھ لایا کریں۔

لب پر نعتِ رسولِ اکرم ہاتھوں میں پرچم | دیوانہ سرکار کا کتنا پیارا لگتا ہے

گیارہ کی شام کو ورنہ 12 ویں شب کو غسل کیجئے۔ ہو سکے تو اس عیدوں کی عید کی

تعظیم کی نِیَّت سے سفید لباس، عمامہ، سربند، ٹوپی، سرپر اَوڑھنے کی سفید چادر، پردے میں پردہ کرنے کے لئے کتھئی چادر، مسواک، جیب کارومال، چپّل، تسبیح، عِطر کی شیشی، ہاتھ کی گھڑی، قلم، قافلہ پیڈ وغیرہ اپنے اِستِعمال کی ہر چیز ممکنہ صُورت میں نئی لیجئے۔ (اسلامی بہنیں بھی اپنی ضَرورت کی جو جو اشیاء ممکن ہوں وہ نئی لیں)

آئی نئی حکومت سکّہ نیا چلے گا | عالَم نے رنگ بدلا صُبحِ شبِ وِلادت

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ یعنی اُمت کے فساد کے وقت جو شخص میری سُنَّت پر مضبوطی سے عمل کرے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب عطا ہو گا۔[1]

ہر کام شریعت کے مطابق میں کروں کاش! | یارب تو مبلغ مجھے سُنّت کا بنا دے[2]

امت سے ہمدردی سُنَّتِ مصطفٰے ہے

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اللہ پاک نے مجھے تین سوال عطا فرمائے، میں نے دو بار (تو دنیا میں) عرض کرلی "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِيْ" اے اللہ! میری اُمت کی مغفرت فرما، اے اللہ ! میری اُمت کی مغفرت فرما۔ اور تیسری عرض اس دن

---

1 ...زُہد کبیر، صفحہ:118، حدیث 207۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:115۔

(قیامت) کے لئے بچا رکھی ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! امت سے ہمدردی سُنّتِ مصطفےٰ ہے ❀ جانِ کائنات بزمِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ولادتِ باسعادت کے وقت بھی ہم امتیوں کو یاد فرمایا ❀ شبِ معراج بھی اللہ پاک کی بارگاہ میں یاد رکھا ❀ وصال شریف کے بعد قبرِ انور میں اتارتے ہوئے بھی مبارک ہونٹوں پر امت کی نجات و بخشش کی دعائیں تھیں ❀ آرام دہ راتوں میں جب سارا جہاں آرام کر رہا ہوتا، وہ پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنا بستر مبارک چھوڑ کر اللہ پاک کی بارگاہ میں ہم گناہگاروں کے لئے دعائیں فرمایا کرتے تھے ❀ قیامت کے دن سخت گرمی کے عالم میں شدید پیاس کے وقت اللہ پاک کی بارگاہ میں ہمارے لئے سر سجدے میں رکھیں گے اور امت کی بخشش کی درخواست کریں گے ❀ امتیوں کے نیکیوں کے پلڑے بھاری کریں گے ❀ کہیں پل صراط سے سلامتی سے گزاریں گے ❀ کہیں حوضِ کوثر سے سیراب کریں گے ❀ کبھی جہنم میں گرے ہوئے امتیوں کو نکال رہے ہوں گے ❀ کسی کے درجات بلند فرمارہے ہوں گے ❀ خود غمگین ہوں گے ہمیں خوشیاں عطا فرمائیں گے ❀ اپنے نورانی آنسوؤں سے امت کے گناہ دھوئیں گے۔[2]

پیشِ حق مژدہ شفاعت کا سُناتے جائیں گے | آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے
وُسعتیں دی ہیں خدا نے دامنِ محبوب کو | جُرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے[3]

1 ... مسلم، کتاب: مسافروں کی نماز، صفحہ: 294، حدیث: 820۔
2 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ: 4، سورۃ آلِ عمران، جلد: 2، صفحہ 87۔
3 ... حدائق بخشش، صفحہ: 155-156۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اپنے پیارے آقا، مُحَمَّد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُمّتیوں سے ہمدردی کریں، مسلمانوں کے ساتھ شفقت سے پیش آئیں، ان کے دُکھ دَرْد میں کام آئیں، ان کے لئے دُعائیں کریں، ان کی بھلائی چاہیں، جتنی ہو سکے مسلمانوں کی خیر خواہی کیا کریں، اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

---

1 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (1)

﴾3﴿ رَحمت کے ستّر (70) دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (2)

﴾4﴿ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہِ

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (3)

﴾5﴿ قُربِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام علیہم الرِّضوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے

---

1 ...اَفضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔
2 ...قَولُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
3 ...اَفضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔

والا شخص ہے ! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شخص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(حِلم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدر

---

1 ...قَولُ البَدِیع، باب اَوّل، صفحہ: 125۔
2 ...التر غیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔
3 ...مَجمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔

حاصل کرلی۔[1]

1... تاریخِ اِبْنِ عَسَاکِر، جلد:19، صفحہ:155، حدیث:4415۔